معارف
رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سید احمد اشرف اشرفی جیلانی
مرتب
شبیر احمد راج محلی
ناشر
(آن لائن)
غلامان اہل بیت کمیٹی راج محل

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

عالم ربانی واعظ لاثانی سلطان المناظرین حضرت علامہ سید احمد اشرف اشرفی جیلانی کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہ کا مختصر مگر مستند تعارف

بنام

معارف سید احمد اشرف کچھوچھوی

ازقلم
شبیر احمد راج محلی

کمپوزنگ سیٹنگ ونظر ثانی
ابوالفیض راج محل مٹیال

ناشر (آن لائن)
غلامان اہل بیت کمیٹی راج محل
فون نمبر: ۷۷۶۶۹۹۳ ۹۹۲

فہرست

القابات

عالم ربانی، واعظ لاثانی، سلطان المناظرین، وغیرہ

ولادت باسعادت

آپ کی ولادت باسعادت مرکز عقیدت کچھوچھہ مقدسہ میں مجدد سلسلہ اشرفیہ اعلیٰ حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں جمعہ کے دن بوقت صبح ۴ شوال المکرم ۱۲۸۶ھ کو ہوئی۔

اسم مبارک

آپ کا اسم مبارک 'مولانا ابوالمحمود سید شاہ احمد اشرف' ہے۔

بسم اللہ خوانی

جب آپ کی عمر مبارک چار سال چار ماہ چار دن کی ہوئی تو خاندانی روایت کے مطابق آپ کی بسم اللہ خوانی کا اہتمام شان وشوکت کے ساتھ کیا گیا اور آپ کی بسم اللہ خوانی غوث زماں حضرت علامہ مولانا آل احمد پھلواروی محدث بہاری علیہ الرحمہ جن کی مزار پاک مدینہ شریف جنت البقیع شریف میں موجود ہے انہوں نے فرمائی۔ بتاتے چلیں کہ حضرت علامہ مولانا آل رسول پھلواری علیہ الرحمہ اتنے عظیم محدث تھے کہ آپ سے سند حدیث حضرت مولانا مفتی لطف اللہ علیگڑھی علیہ الرحمہ نے حاصل کی تھی۔

(ماخوذ از: حیات مخدوم الاولیاء محبوب ربانی، باب نمبر ۱۵، ص ۴۳۹، مصنف: مولانا شاہ محمود احمد قادری چشتی نظامی رفاقی، ناشر: امین شریعت ٹرسٹ اسلام آباد بہار، اشاعت: ۲۰۰۱ء، سیرت اشرفی ص ۱۲۲، مصنف مولانا طبیب الدین صدیقی اشرفی سہرسا بہار)

تعلیمی سفر

آپ نے ابتدائی تعلیم کی تکمیل اپنے گھر پر رہ کر اپنے بزرگوں سے حاصل کی، پھر درس نظامی کی تکمیل کے لیے اولاً بریلی شریف حاضر ہوئے کیوں کہ زمانہ جانتا ہے کہ اعلیٰ حضرت امام اہل سنت امام احمد رضا خان بریلوی قادری علیہ الرحمہ اور ہم شبیہ غوث اعظم اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہ کے درمیان کس طرح کے روابط وتعلقات تھے اور دونوں بزرگ ایک دوسرے کا کس طرح ادب واحترام کرتے تھے اسی طرف اشارہ کرتے علامہ حسنین رضا خان نوری بریلوی علیہ الرحمہ جو کہ اعلیٰ حضرت امام اہل سنت کے بھائی استاذ زمن علامہ حسن رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ کے بیٹے ہیں وہ لکھتے ہیں:

''حضرت سیدنا شاہ علی حسین صاحب قبلہ کچھوچھوی جو سیدنا غوث پاک کی شبیہ مشہور تھے ان کی بزرگانہ شفقت ومحبت (اعلیٰ حضرت امام اہل سنت امام احمد رضا خان بریلوی قادری علیہ الرحمہ سے) تو (میری) آنکھوں دیکھی ہے۔ ان کا وصال اعلیٰ حضرت (امام اہل سنت) قبلہ کے بعد ہوا ہے''

(سیرت اعلیٰ حضرت، ص ۱۱۶، تصنیف: شہزادہ استاذ زمن علامہ حسنین رضا خان نوری بریلوی، ناشر: امام احمد رضا اکیڈمی صالح نگر بریلی شریف، اشاعت: ۲۰۱۲ء)

اور عالم ربانی واعظ لاثانی حضرت سید احمد اشرف اشرفی جیلانی علیہ الرحمہ چوں کہ اعلیٰ حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے شہزادے تھے اس لیے اعلیٰ حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ نے آپ علیہ الرحمہ کو اپنے ہمراہ بریلی شریف لے گئے اور اعلیٰ حضرت امام اہل سنت علیہ الرحمہ کے حوالے کر کے فرمایا: ''غوث الثقلین کے اس پوتے کو آپ پڑھا دیں'' اس بات کی تائید وتوثیق بڑے حضرت یعنی: اعلیٰ حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ کے برادر اکبر و پیرو

مرشد کے روز نامچہ سے بھی ہوتی ہے یہ روز نامچہ خانوادۂ اشرفیہ کی معرفت کے لیے ایک علمی دستاویز کی حیثیت رکھتا ہے چناں چہ اسی روز نامچہ میں بڑے حضرت سید اشرف حسین اشرفی جیلانی کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

''۱۵/شعبان ۱۳۰۱ھ آج فرزند سید احمد اشرف بریلی سے آئے''

(ماخوذ از: حیات مخدوم الاولیاء، باب نمبر ۱۵، ص ۴۴)

پھر بعد رمضان کچھ دنوں تک آپ علیہ الرحمہ شہر گورکھپوری میں استاذ العلماء حضرت مولانا ابوالخیر معین الدین الہ آبادی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس علم حاصل کرتے رہے۔ پھر ۱۳۰۲ھ تا ۱۳۰۷ھ تک عارف باللہ استاذ زمن امام اجل حضرت مولانا شاہ احمد حسن سنی حنفی چشتی صابری علیہ الرحمہ کے پاس علم حاصل کرتے رہے، پھر ۱۳۰۷ھ میں استاذ زمن مولانا شاہ احمد حسن سنی حنفی چشتی صابری علیہ الرحمہ نے جب مکہ معظّمہ کا سفر فرمایا تو آپ نے حضرت سید احمد اشرف اشرفی جیلانی کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہ کو مشورہ دیا کہ آپ استاذ الکل حضرت مفتی لطف اللہ علیگڑھی کی بارگاہ میں چلے جائیں چناں چہ آپ علیہ الرحمہ وہاں پہنچے اور درسیات کی تکمیل حضرت مفتی لطف اللہ علیگڑھی علیہ الرحمہ کی زیر نگرانی فرمائی۔

(ماخوذ از: حیات مخدوم الاولیاء ص ۱۳۹ تا ۱۴۰)

عالم خواب میں دستار بندی بدست رسالت مآب ﷺ

آپ علیہ الرحمہ نے کسی مدرسہ یا کسی خاص عالم دین سے اپنے سر پر تحصیل علم کی دستار نہیں بندھوائی کیوں کہ حضرت سید احمد اشرف اشرفی جیلانی کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہ نے قیام علیگڑھ کے دوران ۱۳۱۰ھ میں عالم خواب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت فرمائی اور اسی مبارک خوب میں آپ کے سر مبارک پر آپ کے نانا جان سید عالم نور مجسم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دستار باندھی

اس لیے آپ نے پھر اپنے سر مبارک پر کسی اور سے دستار نہیں بندھوائی۔

چناں چہ جب آپ علیہ الرحمہ نے یہ مبارک خواب دیکھا تو بذریعہ خط اس مبارک خواب سے اپنے گھر والوں کو مطلع فرمایا پھر اس خط میں لکھے خواب مبارک کو بڑے حضرت سید اشرف حسین اشرفی جیلانی علیہ الرحمہ نے اپنے روز نامچے میں بھی نقل فرمایا ہے آئیں! وہ خواب بھی ملاحظہ فرمائیں! خواب کا مفہوم یہ تھا کہ:

حضرت سید احمد اشرف اشرفی جیلانی کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہ نے یکشنبہ کی رات کو خواب دیکھا کہ آپ کے والد ماجد حضرت اعلیٰ حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ ملک دکن کے کسی مقام پر کسی رائس کے مکان پر تشریف فرما ہیں، اور آپ بھی اتفاقاً وہاں حاضر ہیں، جب رات کا وقت ہوا تو آپ وہاں سے تنہا اٹھ کر چل دیے، پھر اچانک آپ نے اپنے آپ کو دیکھا کہ آپ کعبہ شریف میں موجود ہیں، کعبہ شریف کی زیارت وطواف کے بعد آپ دل میں سوچتے ہیں کاش! مدینہ شریف کی زیارت ہو جاتی تو کتنا اچھا ہوتا، ابھی سوچنے میں زیادہ وقت میں بھی نہ گزرا تھا کہ آپ اپنے آپ کو شہر رسول مدینہ شریف میں پاتے ہیں، پھر وہاں کیا دیکھتے ہیں کہ ایک مکان دو درجہ یعنی دو کمرے پر مشتمل بالکل لب راہ بنا ہوا ہے، جب قریب ہوئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک کمرے میں سراپا نور ایک شخصیت جلوہ افروز ہیں، اور دوسرے کمرے میں چند دیگر اشخاص تشریف فرما ہیں، پھر آپ علیہ الرحمہ پہلے کمرے میں پہنچے اور اس نورانی شکل وصورت والی شخصیت کے سامنے بالکل ادب سے بیٹھ گئے، چند منٹ کے بعد اس نوری شکل والی شخصیت نے فرمایا کہ مجھ پر اس وقت وحی نازل ہو رہی ہے، پھر اس نوری شکل شخصیت کا چہرہ مبارک متغیر ہو گیا، پھر یہ سن کر کے اس وقت مجھ پر وحی نازل ہو رہی ہے دوسرے کمرے سے ایک شخص آئے اور عرض کرنے لگے یا رسول

اللہ! یا نبی اللہ! کیا فرماتے ہیں! تب آپ علیہ السلام نے یہ آیت پڑھی: قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (سورہ آل عمران آیت ۳۱) آخری آیت تک، ایک آیت اور بھی پڑھی جو آپ علیہ الرحمہ کو یاد نہیں رہا کہ کونسی پڑھی، پھر آپ علیہ الرحمہ نے دیکھا کہ نبی علیہ السلام اس آنے والے شخص سے فرماتے ہیں کہ اس آیت کو فلاں سورہ میں درج کرو! حضرت سید احمد اشرف اشرفی جیلانی کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہ کو زیادہ مناسب یہ لگا کہ وہ آنے والے شخص غالباً حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ تھے، پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے، آپ علیہ الرحمہ بھی کھڑا ہو گئے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دوسرے کمرے میں تشریف لے گئے تو پیچھے پیچھے حضرت سید احمد اشرف اشرفی جیلانی کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہ بھی تشریف لے گئے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں چھوٹے دروازے کے متصل تشریف فرما ہوئے، تو حضرت سید احمد اشرف اشرفی جیلانی علیہ الرحمہ بھی نہایت ادب کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بالکل قریب بیٹھ گئے، پھر وہی بزرگ جو پہلے ملنے تشریف لے گئے تھے جن کو آیت دے کر فرمایا گیا تھا کہ فلاں سورہ میں درج کرو! وہ دوبارہ ایک لباس ہاتھ میں لے کر تشریف لائے، حضرت سید احمد اشرف اشرفی جیلانی علیہ الرحمہ نے سوچا کہ شاید وہ قرآن مجید ہے اور وہ اسی آیت کو لکھنے کے لیے تشریف لائے ہیں، مگر جب اس لباس کو کھولا گیا تو معلوم ہوا کہ اس پر تہہ بہ تہہ جلی قلم سے خوش خط عربی عبارت لکھی ہوئی ہے، حضرت سید احمد اشرف اشرفی جیلانی کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہ بسبب رعب کے کچھ پڑھ نہ سکے کہ کیا لکھا تھا، لیکن وہ بزرگ اس لباس کے تہہ کو الٹتے تھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کو ملاحظہ فرماتے جاتے تھے، یہاں تک کہ بمقدار دو چھوٹے رومال کے اس میں زیادہ تھے، جس میں

کچھ لکھا ہوا نہ تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو علیحدہ فرمالیا، جب یہ منظر حضرت سید احمد اشرف اشرفی جیلانی کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہ نے دیکھا تو آپ کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ کاش رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا تاج مبارک یا نعلین مبارک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی بھی چیز مجھے مل جاتی تو تبرکاً اپنے ملک لے جاتا تو لوگ زیارت کرتے، ساتھ ہی آپ کے دل میں یہ بھی خیال آرہا تھا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرلی ہے تو میں صحابیوں میں داخل ہو گیا ہوں، حضرت سید احمد اشرف اشرفی جیلانی کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہ دل میں ابھی یہ سوچ ہی رہے تھے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو مخاطب کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: کیوں رے تو رومال لے گا! یا اس طرح ارشاد فرمایا کہ: تو رومال لے گا! حضرت سید احمد اشرف اشرفی جیلانی کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہ: یہ مژدہ جاں بخش سن کر، ادب سے کھڑا ہو گئے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سر جھکا دیئے، حضرت سید احمد اشرف اشرفی جیلانی علیہ الرحمہ کے سر پر پہلے سے عمامہ قادری اور تاج مبارک جو آپ کو آپ کے والد ماجد اعلیٰ حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ نے عطا کیے تھے وہ تو پہلے سے آپ کے سر پر تھا، اسی کے اوپر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست نبوت سے دونوں رومال لپیٹ دیں، حضرت سید احمد اشرف علیہ الرحمہ نے پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں سلام عرض کی، اور وہاں پر موجود دوسرے لوگوں کو بھی سلام عرض کی، پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ کی طرف اشارہ کرکے فرمایا کہ میرے ساتھ آ! اتنے میں آپ کو خیال آیا کہ ابھی تک تو میں نے مصافحہ نہیں کیا ہے، پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چھوٹے دروازے کی طرف تشریف لے جانے لگے تو آپ علیہ الرحمہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مصافحہ فرمایا اور نبی

کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست نبوت کو بوسا دیا اور اپنی آنکھوں سے لگایا، پھر حالت خواب ہی میں حضرت سید احمد اشرف اشرفی جیلانی علیہ الرحمہ نے اپنے ایک دوست مولانا عبدالرحمٰن صاحب قبلہ جو کہ آپ علیہ الرحمہ کو اکثر اپنا خواب سنایا کرتے تھے، ان کو آپ رحمۃ اللہ علیہ خواب ہی کی حالت میں اپنا یہ خواب بیان کرنے لگے تھے کہ آپ کی آنکھ کھل گئی جب آپ کی آنکھ کھلی تو اس وقت صبح کے چار بج رہے تھے، پھر حضرت سید احمد اشرف اشرفی جیلانی علیہ الرحمہ نماز فجر کے لیے اٹھے اور نماز پڑھی اور اس خواب مبارک کو یاد کر کے خوب مسرو ہونے لگے۔ پھر آپ نے یہ خواب بذریعہ خط لکھ کر کچھوچھہ مقدسہ روانہ فرمایا، ساتھ ہی آپ علیہ الرحمہ نے اپنے اس مبارک خواب کو اپنے استاذ گرامی استاذ الکل مفتی لطف اللہ علیگڑھی علیہ الرحمہ کو سنایا تو حضرت مفتی لطف اللہ علیگڑھی علیہ الرحمہ نے آپ سے فرمایا: اب آپ کی دستار بندی ہو چکی، اب رسمی دستار بندی کی ضرورت سے آپ بے نیاز کیے جا چکے۔

یہاں یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ حضرت مفتی لطف اللہ علیگڑھی علیہ الرحمہ کے پاس آپ علیہ الرحمہ نے لگ بھگ آٹھ برس تعلیم حاصل کی۔

(ماخوذ از: حیات مخدوم الاولیاء باب نمبر ۱۵ ص ۴۴۱ تا ۴۴۲ بحوالہ روزنامچہ حضرت سید اشرف حسین اشرفی جیلانی کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہ)

بیعت وخلافت

آپ علیہ الرحمہ جب حضرت مفتی لطف اللہ علیگڑھی علیہ الرحمہ کے پاس اکتساب علم میں مشغول تھے اسی زمانہ تعلیم میں آپ علیہ الرحمہ اپنے والد ماجد ہم شبیہ غوث اعظم اعلیٰ حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پرست پر شرف بیعت سے اپنے آپ کو مشرف فرمایا جس کا ذکر روزنامچہ حضرت اشرف حسین اشرفی جیلانی علیہ

الرحمہ میں موجود ہے۔ چناں چہ روزنامچہ لکھا ہے:

''۲۳؍رمضان المبارک ۱۳۰۹ھ۔ بعد نماز جمعہ نور چشم (مولانا ابوالمحمود سید احمد اشرف اشرفی جیلانی) نے بیعت بدست عزیزی سید علی حسین (اشرفی میاں) مدعمرہ حاصل کی۔''

بعدہ آپ کے والد و پیر و مرشد اعلیٰ حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو خلافت و اجازت بھی عطا فرمایا جس کا ذکر خود اعلیٰ حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب صحائف اشرفی جلد اول میں ان الفاظ کے ساتھ فرمایا ہے:

''میرے فرزندار جمند و مرید و خلیفہ اول، عالم باعمل، درویش باشغل، محسود چشم حاسداں، محفوظ از شر ناقصاں، حاجی بیت اشرف، سید ابوالمحمود احمد اشرف''

پھر اعلیٰ حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۲۷ھ میں آپ علیہ الرحمہ کو اپنا ولیعہد اور اپنے بعد اپنا سجادہ نشین مقرر فرمایا۔

(ماخوذ از: حیات مخدوم الاولیاء ص ۴۴۳، تا باب نمبر ۱۵،)

نکاح واولاد

آپ علیہ الرحمہ کا نکاح آپ کے عم محترم بڑے حضرت سید اشرف حسین اشرفی جیلانی کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہ کی صاحبزادی سے ہوا، آپ کے نکاح خوانی میں جہاں خاندان کے جملہ مشائخین وعلمائے عظام نے شرکت فرمائی وہیں آپ کے استاذ علامہ مفتی لطف اللہ علیگڑھی علیہ الرحمہ نے بھی اپنے تینوں فرزندوں کے ساتھ شرکت فرمائی، آپ کو ان اہلیہ صاحبہ کے بطن سے اولاً تین بیٹیاں عطا ہوئیں، بڑی شہزادی کی شادی حضرت سید اچھے میاں اشرفی جیلانی کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہ سے ہوئی۔ دوسری شہزادی کی شادی حضرت سید محدث اعظم ہند کچھوچھوی علیہ الرحمہ کے ساتھ ہوئی، تیسری شہزادی کی شادی حضرت مولانا سید

شاہ طفیل اشرف اشرفی جیلانی علیہ الرحمہ کے ساتھ ہوئی۔

پھر اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ الرحمہ کو دو صاحبزادے بھی عطا فرمایا: بڑے شہزادے سید محمود اشرف علیہ الرحمہ جو کہ دو سال آٹھ ماہ کی کم عمری میں چیچک کے مرض میں انتقال فرما گئے۔ آپ کو بڑے شہزادے کی طرف نسبت کرتے ہوئے ہی ''ابو المحمود'' کہا جاتا ہے، اور آپ کے دوسرے شہزادے ''مخدوم المشائخ سید شاہ مختار اشرف اشرفی جیلانی کچھوچھوی المعروف سرکار کلاں علیہ الرحمہ سجادہ نشین خانقاہ عالیہ حسنیہ سرکار کلاں'' ہیں۔

(ماخوذ از: حیات مخدوم الاولیاء ص ۴۴۸ تا ۴۴۹، باب نمبر ۱۵)

خلفائے عظام

آپ اگر جوانی میں انتقال نہ فرمائے ہوتے تو آپ کے خلفائے عظام کی یقیناً ایک لمبی فہرست ہوتی مگر جتنے بھی آپ کے خلفاء ہیں وہ ایک سے بڑھ کر ایک ہیں جیسے: حضرت سید محدث اعظم ہند کچھوچھوی علیہ الرحمہ، محی الملت والدین حضرت مولانا سید محی الدین اشرف عرف اچھے میاں کچھوچھوی علیہ الرحمہ، آپ کے برادر خرد حضرت سید شاہ مصطفیٰ اشرف اشرفی جیلانی کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا حکیم سید شاہ حامد اشرف اشرفی جیلانی علیہ الرحمہ اشرف چک سہرسا بہار، جیسے اکابر سادات آپ کے تربیت یافتہ خلفاء میں سے ہیں۔

(ماخوذ از: حیات مخدوم الاولیاء، باب نمبر ۱۵، ص ۴۴۸، سیرت اشرفی، ص ۱۳۱، تا ۱۳۱)

انتقال پر ملال

آپ علیہ الرحمہ کو اسہال اور طاعون کا مرض لاحق ہو گیا تھا اور اسی مرض میں بحالت نماز ۱۵ ربیع الآخر ۱۳۴۷ھ کو بعد نماز مغرب آپ کا انتقال پر ملال ہو گیا۔

آپ کی نماز جنازہ آپ کے والد ماجد ہم شبیہ غوث اعظم اعلیٰ حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ نے پڑھائی۔ اعلیٰ حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ بعد نماز جنازہ کثرت اجتماع کو دیکھ کر ارشاد فرمایا تھا: میں اکثر بزرگوں کے جنازے میں شریک ہوا مگر اس قدر ہجوم اور اس شان کا جنازہ کسی کا نہیں دیکھا، بعدہ آپ علیہ الرحمہ کو حضرت مخدوم اشرف سمنانی رضی اللہ عنہ کے مزار مقدس کے تھوڑے ہی دوری پر نیر شریف کے جنوبی کنارے کی طرف دفن کیا گیا آپ کی قبر مبارک زیارت گاہ خاص و عام ہے۔ حضرت سید شاہ فاخر الہ آبادی چشتی اشرفی علیہ الرحمہ نے فرمایا ''احمد اشرف چشتی'' تاریخ سن رحلت قرار پائی۔

(ماخوذ از: حیات مخدوم الاولیاء باب نمبر ۱۵ ص ۴۴۹، سیرت اشرفی ص ۱۳۱)

واعظ لاثانی علما و مشائخ اہل سنت کی نظر میں

(۱) اعلیٰ حضرت اشرفی میاں علیہ الرحمہ کی نظر میں

مجدد سلسل اشرفیہ ہم شبیہ غوث اعظم اعلیٰ حضرت سید علی حسین اشرفی کچھوچھوی علیہ الرحمہ کی نظر میں واعظ لاثانی حضرت سید احمد اشرف اشرفی جیلانی علیہ الرحمہ کی ذات کتنی اہمیت رکھتی تھی اس پر کسی دلیل کی ضرورت نہیں لیکن آئیں دلیل کی دنیا میں چلتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ کی نظر میں واعظ لاثانی سید احمد اشرف اشرفی جیلانی علیہ الرحمہ کا مقام و مرتبہ کتنا بلند تھا مگر جو بات راقم نقل کرنا چاہتا ہے اس کی اہمیت کو سمجھنے کے لیے اس کا پس منظر سمجھنا بہت ضروری ہے، تو بات اس زمانے کی ہے کہ: جب سرزمین مراد آباد یوپی ہند میں ''آل انڈیا سنی کانفرنس'' کا پہلا اجلاس ''شعبان 1343ھ مارچ 1925ء'' کو انعقاد پذیر ہوا تو اس انقلابی انفرادی کانفرنس کی صدارت کے لیے

باتفاق جملہ مشائخین عظام وعلمائے کرام جس ذات عالی مرتبت کا انتخاب عمل میں آیا وہ ذات کوئی اور نہیں بلکہ مجدد سلسلہ اشرفیہ شیخ المشائخ عالم ربانی پیر لاثانی اولاد محبوب سبحانی ہم شبیہ غوث جیلانی حضرت سید علی حسین اشرفی میاں المعروف اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی علیہ الرحمہ کی ذات مقدسہ تھی۔ آپ علیہ الرحمہ نے اِس انقلابی ’’آل انڈیا سنی کانفرنس‘‘ میں بحیثیت صدر جو خطبہ صدارت قوم و ملت کے نام سپرد کیا اس خطبہ صدارت کی مقبولیت وجامعیت ومعنویت کا عالم یہ ہے کہ ’’1925ء تا 1947ء‘‘ تک کثرت کے ساتھ ’’آل انڈیا سنی کانفرس‘‘ ہوتی رہیں اور کثرت کے ساتھ خطبہ صدارت پڑھا جاتا رہا مگر سارے خطبات میں مجدد سلسلہ اشرفیہ کے خطبہ صدارت کو ہر لحاظ سے مقام فوقیت وافضلیت حاصل ہے یہ کہنا حق بجانب ہوگا کہ تمام خطبات صدرات میں مجدد سلسلہ اشرفیہ کے خطبہ صدارت کو صدر کا مقام حاصل ہے اور سب سے بڑی بات یہ کہ مجدد سلسلہ اشرفیہ نے یہ خطبہ صدارت جو کہ علمی ذخائر کا مجموعہ ہے مہینہ دو مہینہ ہفتہ دو ہفتہ میں پہلے سے تیار نہیں کیا نہ کروایا تھا بلکہ اِسی ’’آل انڈیا سنی کانفرنس‘‘ کے اسٹیج پر رقم کروایا تھا۔ سبحان اللہ! مختصراً اگر اس خطبہ صدرات کے تعلق سے کہا جائے تو یہ کہا جائے کہ مجدد سلسلہ اشرفیہ اعلیٰ حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے خطبہ صدارت میں سمندر کو ایک چھوٹے پیالہ میں بند کر دیا ہے یہی وجہ ہے کہ مجدد سلسلہ اشرفیہ کے خطبہ صدارت نے تمام اہل سنت وجماعت کے عوام وخواص میں بیداری کی وہ روح پھونکی کہ پھر اس کے بعد ’’آل انڈیا سنی کانفرس‘‘ نے وہ کارنامہ انجام دیا برصغیر میں کہ آج تک برصغیر کے تمام سنی مسلمان ’’آل انڈیا سنی کانفرنس‘‘ کے احسانوں تلے دبے ہوئے ہیں۔ بہر حال! مجدد سلسلہ اشرفیہ کے خطبہ صدارت سے ایک اقتباس نقل کرتا ہوں جس سے آپ قارئین کو یہ محسوس

ہوگا کہ مجدد سلسلہ اشرفیہ اعلیٰ حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ اور واعظ لاثانی حضرت سید احمد اشرف اشرفی جیلانی علیہ الرحمہ کے درمیان باپ اور بیٹا کے علاوہ بھی اتنا گہرا ومضبوط رشتہ تھا کہ اعلیٰ حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ آپ علیہ الرحمہ کو اپنی آخرت کا سرمایہ سمجھتے تھے اور دنیا میں آپ پر ناز کرتے تھے ساتھ یہ بھی سمجھ آتا ہے کہ اعلیٰ حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ نے آپ علیہ الرحمہ کی خوب تربیت فرمائی تھی، چناں چہ اعلیٰ حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ نے تمام شرکائے اجلاس سے مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا:

’’میں نے آل انڈیا سنی کانفرنس کا نام کلکتہ میں سنا تھا اور اس کے مقاصد حسنہ کو معلوم کر کے ان تاریخوں کا بے چینی کے ساتھ انتظار کر رہا تھا، مجھے جو غم کھائے جاتا ہے وہ یہ ہے کہ اس مبارک بنیاد کے وقت میری عمر کا بڑا حصہ گزر چکا ہے، اور ضعیفی اور ناتوانی نے اس طرح مجھے گھیر لیا ہے کہ میں آپ کا عضو معطل ہو کر رہ گیا ہوں اور سخت شرمندہ ہوں کہ اس مقدس تحریک کی کوئی نذر پیش کر کے میں حق سے سبکدوش نہیں ہوسکتا ہوں۔ ہاں! میری اسی برس کی کمائی میں صرف دو چیزیں ہیں جن کی قیمت کا اندازہ اگر آپ میری نگاہ سے کریں گے تو ہفت اقلیم کی تاجداری ہیچ نظر آئے گی، یہ میری بڑی قیمتی کمائی ہے، جس پر مجھ کو دنیا میں ناز ہے اور آخرت میں فخر ہوگا، جس کو میں کبھی اپنے سے جدا نہیں کرسکتا تھا، لیکن آج اعلان حق کے لیے میں اپنی ساری کمائی نذر کر رہا ہوں میرا اشارہ پہلے اپنے لخت جگر ونور العین **مولانا الحاج ابو المحمود سید احمد اشرف اشرفی جیلانی** پھر اپنے نواسہ وجگر پارا **مولانا الحاج ابو الحامد سید محمد محدث اشرفی جیلانی** کی طرف ہے۔ جن دونوں کی ذات میری ضعیفی کا سرمایہ ہے۔ میں آج ان جگر کے ٹکڑوں کو نذر پیش کرتا ہوں کہ ’’اعلان حق‘‘ میں حیات کی آخری ساعت تک سنت واہل سنت کی خدمت جو سپرد کی جائے اس میں میری

تربیت وحقوق کا حق ادا کردیں۔امید ہے کہ آپ ایک متوکل درویش کی ناچیز نذر کو قبول فرما کر مجھے رب کی سرکار میں سرخرو فرمائیں گے‘‘

[بحوالہ آل انڈیا سنی کانفرس 1925ء تا1947ء: صفحہ نمبر ۱۳۵ تا ۱۳۶: مصنف: محمد جلال الدین قادری، ناشر: مکتبہ رضویہ گجرات، بحوالہ: ماہنامہ اشرفی کچھوچھہ شریف صفحہ نمبر ۱۱ تا ۱۲: بمطابق شوال المکرم 1334ھ]

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی نظر میں

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت امام احمد رضا خان بریلوی قادری برکاتی علیہ الرحمہ کی نظر میں حضرت سید احمد اشرف اشرفی جیلانی علیہ الرحمہ کا مقام ومرتبہ کیا تھا اس کو سمجھنے کے لیے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کا ایک شعر ہی کافی ہے چناں چہ ’’ذکر اصحاب ودعائے احباب‘‘ کے عنوان سے اعلیٰ حضرت امام اہل سنت علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

تیرے رضا پر تیری رضا ہو اس سے غضب تھرّاتے یہ ہیں
بلکہ رضا کے شاگردوں کا نام لیے گھبراتے یہ ہیں
احمد اشرف حمد وشرف لے اس سے زلت پاتے یہ ہیں

(الاستمداد علیٰ اجیال الارتداد ۱۳۳۷ھ، از اعلیٰ حضرت ۔مع: شرع ملقب بلقب تاریخی" کشف ضلال دیو بند ۱۳۳۷ھ" از حضرت مفتی اعظم ہند، ص ۶۷ تا ۶۸، ناشر: مکتبہ برکات المدینہ کراچی، اشاعت: جولائی ۲۰۱۱ء)

اب ذرا فتاویٰ رضویہ میں واعظ لاثانی سید احمد اشرف اشرفی جیلانی علیہ الرحمہ کا ذکر جمیل دیکھیں اور اندازہ لگائیں کہ اعلیٰ حضرت امام اہل سنت امام احمد رضا خان بریلوی قادری علیہ الرحمہ اور واعظ لاثانی سید احمد اشرف اشرفی جیلانی علیہ الرحمہ کے درمیان روابط وتعلقات صرف پڑھنے پڑھانے تک نہیں تھا بلکہ تاعمر تھا بتاتے چلیں کہ فتاویٰ رضویہ میں اعلیٰ حضرت امام اہل سنت الشاہ امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ کا طریقہ یہ ہے کہ جب آپ کسی سوال کا جواب لکھتے ہیں تو پہلے سائل کون ہے، کہا سے ہے! اس کی مختصر وضاحت فرماتے ہیں پھر

سوال نقل فرماتے ہیں پھر جواب عنایت فرماتے ہیں۔عرض مدعا یہ ہے کہ اعلیٰ حضرت اہل سنت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ کی بارگاہ میں جس طرح چہار جانب سے سوالات آتے تھے جس کا جواب قرآن وحدیث کی روشنی میں اعلیٰ حضرت بحسن خوبی عطا فرماتے تھے اسی طرح اعلیٰ حضرت امام اہل سنت کی بارگاہ میں مشائخین سادات خانوادہ اشرفیہ کچھوچھہ مقدسہ کے بھی سوالات آتے تھے جس کا جواب اعلیٰ حضرت امام اہل سنت عطا فرمایا کرتے تھے اب مشائخین سادات کچھوچھہ مقدسہ کے سوالات کیا ہیں اور اعلیٰ حضرت کے جوابات کیا ہیں وہ آپ اصل کتاب کی طرف رجوع کر کے ملاحظہ فرما سکتے ہیں،لیکن یہاں اس بات کی وضاحت ہو جاتی ہے کہ مشائخین سادات کچھوچھہ مقدسہ کو اعلیٰ حضرت امام اہل سنت پر کتنا اعتماد تھا کہ خود وقت کے عالم، فاضل، مفتی، محدث اور مرجع الخلائق ہیں پھر بھی استفتاء بارگاہ رضا میں ارسال کرتے ہیں، خیر مندرجہ ذیل میں فتاویٰ رضویہ سے چند عبارات ملاحظہ کریں جو اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے واعظ لاثانی سید احمد اشرف اشرفی جیلانی کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہ کے سوالات کے جوابات سے قبل ناموں کی وضاحت کے سلسلے میں رقم فرمائی ہے۔چناں چہ جب آپ علیہ الرحمہ نے ایک سوال ارسال فرمایا تو اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ نے یوں وضاحت فرمائی:

’’مسئلہ ۱۸۱: از حیدرآباد دکن محلہ افضل گنج اقامت گاہ مفتی لطف اللہ صاحب علی گڑھ جج ریاست حیدرآباد مرسلہ جناب صاحبزادہ مولوی سید احمد اشرف میاں صاحب متوطن کچھوچھا شریف ضلع فیض آباد، شاگرد رشید مفتی صاحب مذکور ۳ محرم الحرام شریف ۱۳۱۶ھ‘‘

(فتاویٰ رضویہ مترجم تیس جلدوں والی جلد. ۲، ص ۳۴۷)

پھر آپ علیہ الرحمہ نے ایک سوال اور ارسال فرمایا تو یوں وضاحت فرمائی:

''مسئلہ ۱۸۱: از کچھوچھا شریف ضلع فیض آباد مرسلہ حضرت سید شاہ ابوالمحمو ومولانا مولوی احمد اشرف میاں صاحب اشرفی دام مجدھم ۱۷/شوال ۱۳۱۷ھ''

(فتاویٰ رضویہ مترجم تیس جلدوں والی جلد ۲۱، ص ٤٨٤)

حضرت مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ کی نظر میں

شہزادۂ اعلیٰ حضرت حضرت مفتی اعظم ہند علامہ مصطفیٰ رضا خان بریلوی قادری برکاتی نوری علیہ الرحمہ کی نظر میں حضرت سید احمد اشرف اشرفی جیلانی کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہ کا مقام کتنا ارفع و اعلیٰ تھا اس کا اندازہ آپ کی تحریر سے لگایا جا سکتا ہے چناں چہ حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ نے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے اس شعر ''احمد اشرف حمد وشرف لے'' میں حاشیہ لگاتے ہیں اور آپ کے متعلق لکھتے ہیں:

''حضرت بابرکت، حامی سنیت، از اولاد امجاد حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جناب مولانا سید ابوالمحمود احمد اشرف اشرفی جیلانی زینت کچھوچھہ شریف، ابتداء تلمیذ اعلیٰ حضرت مدظلہ''

(الاستمداد علیٰ اجیال الارتداد ۱۳۳۷ھ، از اعلیٰ حضرت ـ مع: شرع ملقب بلقب تاریخی "کشف ضلال دیوبند ۱۳۳۷ھ" از مفتی اعظم ہند، ص ٦٧ تا ٦٨، ناشر: مکتبہ برکات المدینہ کراچی، اشاعت: جولائی ۲۰۱۱ء)

حضرت صدر الافاضل فخر الاماثل علیہ الرحمہ کی نظر میں

صدر الافاضل، مفسر اعظم، مناظر اعظم علامہ سید نعیم الدین قادری اشرفی مرادآبادی نور اللہ مرقدہ کی نظر میں عالم ربانی واعظ لاثانی علامہ سید احمد اشرف اشرفی جیلانی نور اللہ مرقدہ کا مقام ومرتبہ کیا تھا اس کو سمجھنے کے لیے حضرت صدر الافاضل علیہ الرحمہ کی عبارت کافی ہے چناں چہ صدر الافاضل علیہ الرحمہ نے حضرت احمد اشرف اشرفی جیلانی کچھوچھوی علیہ الرحمہ کے انتقال پر ملال

کے بعد جب ماہ نامہ السواد الاعظم میں تعزیت نامہ لکھا تو عالم ربانی حضرت سید احمد اشرف اشرفی جیلانی کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہ کو ان القابات عالیہ سے یاد فرمایا:

''حضرت قدوۃ الاسلام، شوکت دین، سلاسل خاندان نبوت، نقادہ دومان غوثیت، عالم عدیم العدیم، خطیب فقیہ المثیل، جامع کمالات صوری ومعنوی، مجمع بحرین ظاہری و باطنی، پیشوائے ملت، ہادی امت، حامی دین، ناصر شرع متین، حضرت سراپا برکت مولانا الحاج المولوی ابوالمحمود شاہ احمد اشرف صاحب اشرفی کچھوچھوی قدس سرہ العزیز۔۔۔''

پھر آگے لکھتے ہیں:

''حضرت ممدوح کے اوصاف وکمالات کا بیان ایک دفتر چاہتا ہے، دنیا ان کی خوبیوں سے واقف ہے، ہندوستان کی آنکھوں نے ایسا خوش بیان وخوش زبان نہیں دیکھا، جس کا کلمہ کلمہ تسخیر قلب کرتا تھا، ان کے فیضان صحبت اور برکات توجہ قلوب کو بدل دیتے تھے، ایک عالم کو خدا پرست ذاکر ومشاغل پابند شرع بنادیا، جہان ان کے ظاہری وباطنی فیض سے فیض یاب ہوئے''

[ماخوذ از: حیات مخدوم الاولیاء باب نمبر ۱۵، ص ٤٤٩ تا ٤٥٠، سہ ماہی مجلہ: غوث العالم درگاہ کچھوچھہ شریف۔ صفحہ نمبر ۳۸، جلد: ۲۔ شمارہ: ۲، ماہ ربیع الاخر تا جمادی الاخر۔ ۱٤۲۰۔ مطابق جولائی تا اکتوبر ۱۹۹۹ء۔ بحوالہ: ماہنامہ سواد اعظم۔ ماہ ربیع الاول ۱۳٤۷ھ۔ بعنوان۔ سانحہ ہوش ربا]

مزید یہ واقعہ بھی سنتے چلیں اور سمجھتے جائیں کہ حضرت صدر الافاضل فخر الاماثل علیہ الرحمہ کی نظر میں حضرت عالم ربانی کا مقام ومرتبہ کتنا ارفع واعلیٰ تھا چناں چہ حضور مخدوم المشائخ علامہ سید مختار اشرف اشرفی الجیلانی نور اللہ مرقدہ المعروف حضور سرکار کلاں کچھوچھوی علیہ الرحمہ نے ایک بار اپنے استاذ محترم ومکرم حضور صدر الافاضل حضرت علامہ سید نعیم الدین قادری اشرفی مرادآبادی نور اللہ مرقدہ سے دریافت کیا کہ حضرت! میں نے تو اپنے والد ماجد (حضرت علامہ سید احمد اشرف اشرفی الجیلانی نور

اللہ مرقدہ) کی صحبت زیادہ دنوں تک نہیں پائی ہے آپ فرمائیں کہ ان کے علم وفضل کا کیا عالم تھا؟ تو حضرت صدر الافاضل علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ:

''اِس وقت آپ سب سے تبحر عالم محدث اعظم ہند کچھوچھوی (نور اللہ مرقدہ) کو دیکھ رہے ہیں تو سنیں! حضرت محدث اعظم ہند کے علم وفضل کو حضرت مولانا سید احمد اشرف رحمۃ اللہ علیہ کے علم وفضل سے وہ نسبت ہے جو سر کے بالوں سے ایک بال کو ہے''

(ماخوذ از: سہ ماہی مجلہ، غوث العالم درگاہ کچھوچھہ شریف۔ صفحہ نمبر ۳۸۔ جلد۔۲۔ شمارہ۔۲۔ ماہ ربیع الاخر تا جمادی الاخر۔ ۱۴۲۰۔ مطابق جولائی تا اکتوبر ۱۹۹۹ء۔ بحوالہ: تذکرہ مولانا احمد اشرف صفحہ نمبر ۲۵)

اور اس میں کوئی شک نہیں اس میں کوئی مبالغہ آرائی نہیں کوئی یہ نہ کہے کہ صدر الافاضل علیہ الرحمہ نے ایسے ہی یہ تعریف کردی ہے نہیں بلکہ عالم ربانی واعظ لاثانی حضرت علامہ سید احمد اشرف اشرفی جیلانی نور اللہ مرقدہ کی ذات وہ ہے کہ آپ کے علم وفضل کی شان جلال کا عالم تو یہ تھا کہ آپ کے سامنے سے فرقہ باطلہ کے بڑے بڑے سورما بھاگتے نظر آتے تھے اور اس بات کی شہادت مناظرہ کچھوچھہ کی روداد آج بھی دیتی نظر آتی ہے تبھی تو امام اہل سنت مجدد دین وملت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ نے حضرت علامہ سید احمد اشرف اشرفی جیلانی علیہ الرحمہ کی شان عالی میں یوں فرمایا:

احمد واشرف حمد وشرف لے اس سے زلت پاتے یہ ہیں

[بحوالہ: اعلیٰ حضرت کے خلفاء وتلامذہ صفحہ نمبر ۶۴۔ ناشر۔ مفسر اعظم ہندی اکیڈمی جامعہ رضویہ منظر اسلام بریلی شریف۔ بحوالہ۔ الاستمداد علی اجیال الارتداد]

حضور احمد اشرف کے کشف سے پورا گاؤں بچ گیا وہابی ہونے سے

مزید ایک دوسرا واقعہ جو کہ حضرت صدر الافاضل فخر الاماثل علامہ سید نعیم الدین قادری اشرفی محدث مرابادی علیہ الرحمہ ہی بیان کرتے ہیں ملاحظہ کریں اور دیکھیں کہ

حضرت سید احمد اشرف اشرفی جیلانی کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ تعالیٰ نے کتنی فراست باطنی عطا کی تھی چناں چہ مرید حضرت فضل الرحمٰن نقشبندی گنج مرادآبادی، خلیفہ اعلیٰ حضرت امام اہل سنت، امام المحدثین، فخر المحققین، ابو محمد سید محمد دیدار علی شاہ الوری رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ''تفسیر میزان الادیان'' میں لکھتے ہیں کہ:

''مولانا (سید) نعیم الدین صاحب مرادآبادی مدظلہ العالی فرماتے تھے کہ مرزاپور میں مولانا احمد اشرف صاحب قادری اشرفی گیلانی (کچھوچھوی) مرحوم و مغفور اپنے مریدوں میں تشریف لے گئے۔ مریدوں نے بغرض خوش کرنے اپنے پیر کے ''جو عالم متبحر اور علم دوست تھے'' عرض کیا کہ ہم نے یہاں ایک مدرسہ دینی بھی جاری کر رکھا ہے۔ جس میں تعلیم علوم دینی ہوتی ہے۔ (حضرت احمد اشرف علیہ الرحمہ نے) فرمایا: مدرس کون ہے؟ (مریدوں نے) عرض کیا: حضور! مدرس تو قسمت سے ایک ایسا عالم ربانی، قطب وقت ملا ہے، جو اللہ واسطے دن رات پڑھاتا ہے، بمشکل ہم اس کو دس روپیہ ماہوار دیتے ہیں، ورنہ وہ تو یہی کہتے ہیں کہ برس دن میں دو جوڑے کھدّر کے (یعنی پورے سال میں کھادی کپڑے دو جوڑے) اور صبح وشام دو روٹی جو کی مجھ کو کافی ہیں، اور ایک درویش کامل آئے تھے، جن کے یہاں مرید بھی بہت ہو گئے ہیں۔

وہ (درویش) تو ان (مدرس) کا نام سن کر ان سے برہنہ پا ملنے کو گئے، اور (درویش) فرماتے تھے کہ مدت سے مجھ کو ان کی تلاش تھی، میاں یہ تو قطب وقت ہیں، تمہاری قسمت سے نہیں معلوم یہاں کیسے آ ٹھہرے؟ (ساری روداد سن نے کے بعد حضرت) مولانا (احمد) اشرف صاحب نے فرمایا: بھائی! مجھ کو تو یہ مولوی صاحب اور وہ درویش دونوں ہی مخالفین اہل سنت سے معلوم ہوتے ہیں، اور مصرعہ ''من ترا حاجی بگویم تو مرا حاجی بگو'' جلوہ، تمہارے بیان

سے جلوہ گر ہے، مریدوں نے عرض کیا: حضور! بلاوجہ ایک بے لوث عالم صالح، عالم دین کا ایسے لفظوں سے یاد کرنا شایان شان عالی نہیں، آپ کے ان سخت لفظوں سے ہم کو سخت صدمہ ہوا، اور دو جنٹلمین جو مدرس صاحب کے بہت ہی معتقد تھے، وہ تو یہاں تک بگڑے اور کہہ بیٹھے کہ مولانا اشرفی صاحب! آپ جو فرما چکے خیر فرما چکے، مگر اب آپ نے اگر ہمارے مدرس صاحب کی نسبت کچھ کہا تو پھر ہم مجبور ہیں، عجب نہیں کہ آپ کی جناب میں پھر ہم سے کوئی گستاخی ہو جائے، (تب حضرت) مولانا اشرفی صاحب مرحوم ومغفور نے فرمایا: صاحبزادو! میں آپ کے مدرس صاحب سے اگر اپنے کلمات کی معافی طلب کرلوں، جب تو تم خوش ہو جاؤ گے؟ جنٹلمینوں نے کہا: مناسب تو یہی ہے۔ (تب حضرت) مولانا اشرفی صاحب نے فرمایا: بہت اچھا، مگر ایک شرط ہے کہ ان کے جو خطوط محفوظ بستہ میں رہتے ہیں، ان کو اپنے گھر لا کر پڑھو! اگر ان (خطوط) سے میرے کلمات کی سچائی ثابت ہو (تو) اس مدرس کو شہر بدر کر دینا، ورنہ میں ان کے پاس چل کر اپنے کلمات کی معافی طلب کرلوں گا۔ ایک جنٹلمین نے تو کہا: ہم ایسا نہیں کر سکتے، دوسرے نہیں کہا: کیوں نہیں کر سکتے ہیں؟ ہم ضرور ان کے خطوط محفوظہ کہ جو ہماری ہی تحویل میں رہتے ہیں دیکھیں گے، جب جنٹلمینوں نے مدرس صاحب کے خطوطوں کو گھر لا کر پڑھنا شروع کیا، تو اول ہی خط کا، جو بعض اشخاص دیوبند کی طرف سے مدرس صاحب کے نام تھا، یہ مضمون نکلا: مولانا صاحب! آپ کی سخت بے انصافی ہے، پچاس روپیہ ماہوار آپ کو ہماری طرف سے اسی دینی خدمت کے ملتے ہیں کہ لوگوں کو وہابی بناؤ۔ اور یہاں کی امداد کراؤ! قربانی کی کھالوں اور آمدنی فطرہ رمضان اور گیارہویں بند کر کے گیارہویں کے پیسے اور روپیہ جو آپ بھیجتے ہیں، اس سے آپ کو معقول کمیشن ملتا ہے، پھر بھی آپ کو قلت تنخواہ کی شکایت ہے، مگر خیر! آپ کام چوں کہ بہت ہوشیاری سے کر رہے ہو، آپ کی درخواست اب

کے مجلس شوریٰ میں پیش کر دی جائے گی، ممکن ہے کہ کچھ اور (تنخواہ میں) ترقی کر دی جائے، اور اسی قسم کے دو چار اور خط پڑھ کر جنٹلمین صاحب دم بخود رہ گئے اور مدرس کے دجال ہونے کا یقین کر کے (حضرت) مولانا اشرفی صاحب کے زمرے معتقدین میں داخل ہوئے۔ اور جمعہ کے دن مکار مدرس کے نام کے خط، جو دیوبند سے آئے تھے، تمام مسلمانوں کو (پڑھ) سنا کر، مدرس صاحب کو، جو دجال کے بھی استاذ تھے، شہر بدر کیا، اور وہ سارا گاؤں وہابی ہو جانے سے بچ گیا۔ الحمد للہ، ثم الحمد للہ۔،،

(بحوالہ: تفسیر میزان الادیان جلد اول، ص ۴۱ تا ۴۲، بعنوان؛ دیوبندیوں کا ایک تبلیغی انداز، ناشر: مکتبہ اعلیٰ حضرت دربار مارکیٹ لاہور پاکستان، اشاعت ۲۴ جولائی ۲۰۰۴ء)

حضرت سید محدث اعظم ہند علیہ الرحمہ کی نظر میں

حضور سید محدث اعظم ہند علیہ الرحمہ کو کون نہیں جانتا پوری دنیائے سنیت آپ کو جانتی پہچانتی ہیں یہی محدث اعظم ہند علیہ الرحمہ کے پیر و مرشد کا نام ہے عالم ربانی واعظ لاثانی سید المحمود احمد اشرف اشرفی جیلانی کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہ جب محدث اعظم ہند علیہ الرحمہ آپ کے مرید ہیں یہی سے سمجھا جا سکتا ہے کہ محدث اعظم ہند علیہ الرحمہ کی نظر میں آپ علیہ الرحمہ کا مقام و مرتبہ کیا ہوگا! بہر حال! حضور محدث اعظم ہند علیہ الرحمہ کے مندرجہ ذیل اشعار ملاحظہ کریں اور اندازہ لگائیں محدث اعظم ہند علیہ الرحمہ کس طرح اپنے پیر و مرشد کو یاد کرتے تھے اور کس طرح ان کی عظمت و رفعت کے قائل تھے لکھتے ہیں:

محویت چھاگئی جب حسن بیاں یاد آیا
دل تڑپ اٹھا وہ انداز بیاں یاد آیا
جھومتی پھرتی ہے وہ دنیائے تصویر سید

جب کبھی مواعظہ پیر مغاں یاد آیا

(بحوالہ: حیات مخدوم الاولیاء ص ٤٤٤، باب نمبر ١٥)

حضرت علامہ ضیاء القادری بدایونی علیہ الرحمہ کی نظر میں

لسان الحسان حضرت علامہ مولانا الحاج ضیاء القادری البدایونی علیہ الرحمہ کی نظر میں عالم ربانی حضرت سید احمد اشرف اشرفی جیلانی کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہ کا مقام کتنا بلند تھا اس کو سمجھنے کے لیے آپ کی مندرجہ ذیل تحریر کافی وشافی ہے چناں چہ علامہ ضیاء القادری بدایونی علیہ الرحمہ نے امام اہل سنت حضرت تاج الفحول علامہ عبد القادر البدایونی قادری علیہ الرحمہ کے عرس مبارک جو کہ ١٣٢٧ھ میں منعقد ہوا تھا اس کی روداد لکھی ہے۔ یاد رہے اس عرس پاک کی محفل میں وقت کے بڑے بڑے علماء مشائخ جیسے علمائے فرنگی محلی، علمائے خیر آباد، امام اہل سنت امام احمد رضا خان بریلوی قادری علیہ الرحمہ، حضرت شاہ مطیع الرسول البدایونی علیہ الرحمہ، حضرت علامہ سید سلیمان اشرف بہاری علیہ الرحمہ کے علاوہ اور بھی دیگر بزرگان اہل سنت و جماعت شامل تھے اس محفل عرس مبارک میں خصوصی خطیب کی حیثیت سے حضرت عالم ربانی واعظ لاثانی سلطان المناظرین حضرت علامہ سید احمد اشرف اشرفی جیلانی کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہ شامل ہوئے تھے اور تمام علماء و مشائخ کی موجودگی میں ایسی علمی تقریر فرمائی تھی کہ سارے مجمع میں ایک کیف طاری تھا۔ اس پر تبصرہ کرتے ہوئے حضرت علامہ ضیاء القادری بدایونی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

''آج بذریعہ اعلان مطبوعہ جناب (اعلیٰ حضرت) اشرفی میاں قبلہ کے صاحبزادہ (حضرت سید احمد اشرف اشرفی جیلانی) صاحب کے بیان کی اطلاع دی گئی تھی، شائقین جو آپ کے واعظ کے بہت مشتاق تھے، جوق جوق انا شروع ہوئے، نماز عشاء اول ہی وقت پڑھی گئی ـــــــــــــ مولانا المعظم، حامی سنن، ماحی

الفتن، سراج المحققین، تاج الواعظین، جناب ابو المحمود سید شاہ احمد اشرف صاحب اشرفی جیلانی کا واعظ ہوا، آپ نے سورہ والضحیٰ شریف نہایت دل کش لہجہ میں تلاوت فرمائی، اور (اس) سورہ مبارکہ آٹھ دس تفسیریں بیان کیں، بار بار جس وقت آپ! ''مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَ مَا قَلٰی' تلاوت کرتے اہل محفل بے تاب ہو جاتے، یہ جملہ آپ کی زبان سے کچھ ایسا پیارا معلوم ہوتا تھا کہ عرصہ تک اس کی حلاوت سامعین کے دل سے فراموش نہ ہوگی، ہر تفسیر میں عجیب وغریب نکات کا انکشاف ہوتا تھا، جس علم کی طرف عنان توجہ پھر جاتی اس کے دقائق کا اسرار بخوبی اظہار ہوجاتا، کبھی علم ہیئت کے مسائل کی وضاحت، کبھی فلسفہ قدیمہ و جدیدہ کا تقابل، کبھی علم ہندسہ کا تذکرہ، غرض نہایت روح پرور رنگین و عالمانہ بیان تھا، اگرچہ وسط بیان میں بارش کا سلسلہ بھی دیر تک رہا، ہر شخص اسی ذوق وشوق کے ساتھ ہمہ تن گوش بن کر آپ کے لطف بیان سے حظ اٹھاتا رہا، فرقہ باطلہ اور اہل سنت کے امتیاز میں آپ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ کوئی ضرورت کسی فرقہ کے عقائد واقوال پر غور کرنے کی نہیں، صرف یہ دیکھ لیا جائے کہ مخاطب کے دل میں توقیر تکریم حضور پاک علیہ التحیۃ والتسلیم محبت وعظمت اصحاب کرام واہل بیت عظام اور عزت ووقار اولیاء اللہ رضی اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ہے یا نہیں؟ جس کو ان حضرات میں سے کسی کی طرف سے ذرا بھی سوء ظن ہو وہ اہل سنت کا مخالف ہے، اس کے بعد آپ نے فرقہ باطلہ کے اقوال اور ان کے عقائد کا فوٹو کھینچنا شروع کیا اور فرمایا: آج کل جو یہ کہا جاتا ہے کہ اسلام میں فرقہ بندیوں کا وقت نہیں مصلحت کا زمانہ ہے کہ سب فرقے مل جائیں آپس میں شدو شکر ہو کر اسلام کو قوت بخشش، اس اعتراض کا بھی نہایت معقول جواب دیا گیا (آپ کی طرف سے) اور ہر مذہب اور ہر باطل عقیدہ والے کی محبت سے بچنے کی ہدایت کی۔ ان سے میل جول نہ رکھنے کی تاکید فرمائی۔ جا بجا نہایت دل چسپ اشعار جن کو

خوش الحانی سے پڑھتے جاتے تھے (جو) سونے پر سہاگہ کا کام دیتے تھے، ڈھائی گھنٹے کے قریب تک صاحبزادہ (سید احمد اشرف) صاحب نے اپنے فیض تکلم سے اپنے مشتاقوں کو مستفیض فرمایا، اہل محفل نے آپ کے واعظ سے نہایت حظ اٹھایا''

(بحوالہ: حیات مخدوم الاولیاء، باب، نمبر ۱۵، ص ٤٤٤ تا ٤٤٦)

تاج العلما مفتی محدث عمر نعیمی علیہ الرحمہ کی نظر میں

مہر سمائے فضل و کمال تاج العلما حضرت مفتی محدث عمر نعیمی اشرفی فاضل مرادآبادی علیہ الرحمہ کی نظر میں واعظ لاثانی حضرت سید احمد اشرف اشرفی جیلانی علیہ الرحمہ کا مقام کتنا بلند تھا اس کا اندازہ آپ کی مندرجہ ذیل تحریر سے آسانی سے لگایا جا سکتا ہے چناں چہ ۱۳٤٥ھ کو مدرسہ جامعہ نعیمیہ مرادآباد میں سالانہ دستار بندی کا جلسہ منعقد ہوا جس میں خطاب کے لیے حضرت واعظ لاثانی سید احمد اشرف اشرفی جیلانی علیہ الرحمہ کو دعوت دی گئی آپ تشریف لائے خطاب فرمایا پھر ماہ نامہ السواد الاعظم میں علامہ مفتی عمر نعیمی اشرفی علیہ الرحمہ نے ان الفاظ کے ساتھ تبصرہ فرمایا:

''حضرت سراپا برکت، جامع الطریقین، مجمع البحرین، حضرت مولانا سید شاہ احمد اشرف صاحب مدظلہ العالی کچھوچھوی کے بیان فیض نے جلسہ پر جو رنگ جمایا بیان سے باہر ہے، ایک ایک کلمہ جو حضرت ممدوح کی زبان مبارک سے ادا ہوتا تھا دل میں اثر کرتا تھا، مجمع محو ہو رہا تھا، ایک عجیب عالم تھا''

(حیات مخدوم الاولیاء ص ۱٤٦، باب نمبر ۱۵، بحوالہ ماہ نامہ السواد الاعظم، بابت، رمضان المبارک ۱۳٤٥ھ)

حضرت سید شاہ فاخر الہ آبادی علیہ الرحمہ کی نظر میں

فخر العلماء حضرت علامہ مولانا سید شاہ فاخر الہ آبادی چشتی اشرفی علیہ الرحمہ کی نظر میں حضرت سید احمد اشرف اشرفی جیلانی کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہ کی ذات کتنی عظیم تھی

اس کا اندازہ آپ کے فرمان سے ہی آسانی کے ساتھ لگایا جا سکتا ہے چناں چہ آپ نے حضرت سید احمد اشرف اشرفی جیلانی علیہ الرحمہ کے متعلق ارشاد فرمایا:

''مولانا کی ذات سے اسلام کو بڑی ترقی تھی، ہزاروں کو ہدایت پہنچی، درحقیقت آپ اسلام کے رکن رکین تھے''

(ماخوذ از: حیات مخدوم الاولیاء باب نمبر ۱۵ ص ٤٤٩)

شہزادۂ استاذ زمن علامہ حسنین رضا علیہ الرحمہ کی نظر میں

فرزند حضرت حسن رضا خان بریلوی قادری علیہ الرحمہ علامہ حسنین رضا خان نوری بریلوی علیہ الرحمہ جو اعلیٰ حضرت امام اہل سنت امام احمد رضا خان بریلوی قادری علیہ الرحمہ کے برادر زادے تھے ان کی نظر میں واعظ لاثانی حضرت سید احمد اشرف اشرفی جیلانی کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہ کا مقام و مرتبہ کتنا ارفع و اعلیٰ تھا اس کا اندازہ آپ ہی کی تحریر سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے چناں چہ آپ لکھتے ہیں:

''اعلیٰ حضرت (امام اہل سنت) کے حاشیہ کے علماء اور ان کے تلامذہ کا کہیں کہیں نام آ گیا ہے۔ ان کی تفصیل کے لیے یہ کتاب ناکافی ہے۔ مگر میں حضرت مولانا سید احمد اشرف صاحب کچھوچھوی علیہ الرحمہ کے متعلق اتنا ضرور عرض کروں گا کہ وہ اعلیٰ حضرت کے ارشد تلامذہ میں سے تھے، ان جیسا شیریں بیان واعظ پھر نہ دیکھا، انہوں نے تھوڑی سی عمر میں دین کی بڑی خدمتیں انجام دیں، جوانی میں وصال فرمایا، اعلیٰ حضرت انہیں اکثر یاد فرماتے تھے''

(سیرت اعلیٰ حضرت، ص ۱۱٦، تصنیف: شہزادہ استاذ زمن علامہ حسنین رضا خان نوری بریلوی، ناشر: امام احمد رضا اکیڈمی صالح نگر بریلی شریف، اشاعت: ۲۰۱۲ء)

طالب دعا: شبیر احمد راج محلی۔

بروز سنیچر بوقت صبح ۵/ فروری ۲۰۲۲ء